حکومت تو قطعاً اس مسئلہ کو حل نہیں کرے گی اس لئے کہ دینی قوتوں کی تباہی و بربادی میں ہی اس کا اقتدار مستحکم ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہوا۔

حل ایک ہی ہے کہ جن تنظیموں اور جماعتوں پر اس دہشت گردی کا الزام ہے ان کے بڑے باہم مل بیٹھ کر امن سے رہنے کا فیصلہ کرلیں۔ ان تنظیموں سے نکلے ہوئے جن افراد کو دہشت گردی کا ذمہ دار قرار دیا جارہا ہے یہ تنظیمیں ان کی حمایت سے دست کش ہو جائیں۔ عدالتی تحقیق کے بعد جن لوگوں پر الزام ثابت ہو جائے انہیں اپنے انجام تک پہنچنے دیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی ذمہ دار قیادت اپنے توسیع پسندانہ عزائم سے دست بردار ہو کر پاکستان میں اپنے مسلک کیلیئے وہی حیثیت قبول کر لے جو ایران میں سنی العقیدہ مسلمانوں کو حاصل ہے۔

مسئلہ کشمیر ، سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے خارج:

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ۳۰ جولائی کو مسئلہ کشمیر کو اپنے ایجنڈے سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا اور ۲ اگست ۱۹۹۶ کو یہ فیصلہ نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دیا۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب احمد کمال صاحب کو ۲ اگست کو نوٹس بورڈ کے ذریعے اس فیصلہ سے آگاہی ہوئی۔ یہ پاکستان مشن کی غفلت ، بے حسی اور لاعلمی کی شرمناک اور بدترین مثال ہے۔ سلامتی کونسل کے مطابق "یہ فیصلہ اس لئے ہوا کہ گزشتہ پانچ سال سے اس مسئلہ پر کوئی بحث ہی نہیں ہوئی۔ اور ایسے جتنے بھی مسائل تھے جن اطلامیہ سے متعلق ممالک نے بحث ہی نہیں کی وہ ایجنڈے سے خارج کر دیئے گئے ہیں" جبکہ پاکستان دوسال تک سلامتی کونسل کا رکن رہا ہے۔ صرف اسی ایک بات سے موجودہ حکومت ، وزارت خارجہ، امور خارجہ کمیٹی، کشمیر کمیٹی اور پاکستانی مشن کی کارکردگی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کشمیر کے نام پر قوم کو دھوکہ دینے والے اور کشمیر فنڈ غبن کرنے والے حکمرانوں اور سیاست دانوں کو اپنے اس کارنامے پر ڈوب مرنا چاہیئے۔ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان کا بیان تو کمال سیاسی بصیرت کا غماز ہے۔ فرماتے ہیں "جب مسئلہ کشمیر ایجنڈے میں شامل تھا تو کونسی کامیابی حاصل ہو گئی تھی جو خارج ہونے سے حاصل ہو جائے گی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا" (ملتان میں صحافیوں سے گفتگو)

اس بیان پر کیا تبصرہ کیا جائے؟ یہ بجائے خود اپنی مثال آپ ہے البتہ ہم اتنا ضرور عرض کریں گے کہ اب نواب صاحب سیاست کو خیر باد کہہ دیں اور کشمیر کمیٹی کی جان بھی چھوڑ دیں۔ اور بیچاری امور خارجہ کمیٹی نے تو ایسی چپ سادھی ہے کہ جس طرح وہ اس ملک میں ہی نہیں رہتی اور اگر رہتی ہے تو اپنے حجلۂ عروسی سے باہر دیکھنا گناہ کبیرہ سمجھتی ہے۔ موجودہ حکمران اور انکے "حمایتیے" شہدائے کشمیر کے خون کے سوداگر ثابت ہوئے ہیں نیوکلیر پروگرام کی تباہی سے لے کر مسئلۂ کشمیر کی بربادی تک انہیں اپنی ناکامیوں کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت سے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔